اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ سات پائی سابقہ)

جلد ۵۰/۱۵ ⁂ ۱۰ احسان ۱۳۴۰ ہش ⁂ ۱۰ جون ۱۹۶۱ء ⁂ نمبر ۱۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۹ رجون بوقت آٹھ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایک اچھا ناظم بننے کے لئے خدا اور ملک سے وفاداری، احساس فرض اور محنت ضروری ہے

سرکاری افسروں سے سائنسی تحقیق اور امور کشمیر کے وزیر جناب اختر حسین کا خطاب

لاہور ۹ رجون - تعلیم، سائنسی تحقیق اور امور کشمیر کے وزیر جناب اختر حسین نے کہا ہے کہ ایک اچھا ناظم بننے کے لئے خدا اور ملک سے وفاداری، احساس فرض اور محنت ضروری ہے۔ جناب اختر حسین کل صبح اسمبلی چیمبرز لاہور میں انتظامیہ کو بہتر بنانے کے ... پہلے کورس میں حصہ لینے والوں سے خطاب کر رہے تھے۔ اس کورس کا سرکاری نظم و نسق کے قومی ادارے نے انتظام کیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر تاج محمد خیال، حکومت مغربی پاکستان کے سیکرٹری محکمہ مالیات مسٹر اے جی این قاضی اور سرکاری نظم و نسق کے قومی ادارے کے ڈائریکٹروں کے بورڈ کے ارکان بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ جناب اختر حسین نے افسروں کو تلقین کی کہ وہ عوام کی بہبود کو تمام باتوں پر ترجیح دیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام قوانین اور قواعد و ضوابط اسی مقصد کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔

وزیر موصوف نے تربیت حاصل کرنے والوں سے کہا کہ اپنے آپ میں جستجو کا جذبہ پیدا کریں۔ اور عوام سے ان کے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ اس طرح آپ عوام کے حقیقی مسائل کو سمجھ سکیں گے اور عوام کے قریب بھی ہو جائیں گے۔

وزیر تعلیم نے افسروں پر زور دیا کہ وہ عوام پر اعتماد کریں۔ انہوں نے کہا بد اعتمادی ایسے ماحول اور فضا کے لئے ناسازگار ہوتی ہے جس میں نجی ادارے اور سرکاری محکمے پھل پھول سکیں۔ لہٰذا افسروں کو چاہئے .... کہ وہ عوام سے ہمدردی رکھیں۔

یکم جولائی ۱۹۶۱ء سے ریلوے کا الگ بجٹ تیار کرنے کا فیصلہ

حکومت نے ریلوے پر جو سرمایہ لگایا ہے اس کے منافع کو قومی آمدنی میں شامل کیا جائیگا

راولپنڈی ۹ رجون - ایک سرکاری اعلان میں مرکزی حکومت نے ریلوے مالیات کو یکم جولائی ۱۹۶۱ء سے عام بجٹ سے الگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ریلوے کو مناسب تجارتی بنیادوں پر چلایا جائے۔ اور حکومت نے ریلوے پر جو سرمایہ لگایا ہے۔ اس کے منافعہ کو قومی آمدنی میں شامل کیا جائے۔

حکومت نے ریلوے پر جو سرمایہ لگایا ہے ریلوے اس پر ۴ فیصد منافعہ قومی ترقی پر دیگی ریلوے یہ منافعہ مالی سال ختم ہونے کے بعد ادا کرے گی۔ بجٹ کی باقی رقم ایسے فنڈ وغیرہ کے لئے ہوگی۔ جو ضروری خیال کئے جائیں گے۔ ٹوٹ پھوٹ کے ریزرو فنڈ کے سلسلہ میں ریلوے کو جو بلا سود قرض دیا گیا تھا وہ معاف کر دیا جائے گا (۳۰ جون ۱۹۶۱ء کو یہ رقم ۲۱ کروڑ ۹۷ لاکھ روپے ہو جائے گی) ریلوے کے ذمہ جو رقم ہوگی۔ اس میں ۲۱ کروڑ ۷۸ لاکھ روپے کا اضافہ کر دیا جائے گا محکمہ ریلوے تمام غیر ملکی قرضوں جن میں موجودہ قرضے بھی شامل ہیں سود ادا کرے گا۔ ریلوے کی بحالی وغیرہ کے سلسلہ میں جو غیر ملکی قرضے لئے جائیں گے۔ ان کی ادائیگی بھی ریلوے کے ذمہ ہوگی۔ ریلوے میں اضافہ اور ترقی کے لئے جو غیر ملکی قرضے لئے جائیں گے۔ ان کی واپسی کی ذمہ داری خزانہ پر ہوگی۔ جب مرکزی خزانے سے کسی قرضے کی کوئی قسط ادا کر دی جائیگی ریلوے اس پر سود دینا بند کر دے گی۔ اور اس قسط کی رقم ریلوے کے ذمہ حکومت کے سرمائے میں شامل کر لی جائے گی اور حکومت اس رقم پر بھی ۴ فیصد منافعہ وصول کرے گی۔

کینیڈی کو ڈیگال کا خراج تحسین

پیرس ۹ رجون - صدر فرانس چارلس ڈیگال نے کل رات ایک بیان میں کہا کہ وہ صدر کینیڈی کی بصیرت اور شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ بات کابینہ کے ایک اجلاس میں کہی۔ فرانسیسی وزیر خارجہ نے اس اجلاس میں گذشتہ ہفتے کینیڈی ڈیگال ملاقات کے بارے میں ایک رپورٹ پیش کی تھی۔

مبلغ نائیجیریا مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد

آج شام ربوہ تشریف لا رہے ہیں

ربوہ ۹ رجون - مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مبلغ نائیجیریا مغربی افریقہ تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج مورخہ ۹ جون بروز جمعہ چھ بجے شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر ریلوے سٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

نہروں کی گزرگاہوں کی اصلاح کا کام

دس کروڑ روپے کے خرچ کا اندازہ

لاہور ۹ رجون - صوبائی محکمہ انہار کے ماہرین کی نگرانی میں سابق پنجاب کے علاقہ کی ۳ لنک نہروں اور ستلج، راوی اور بیاس سے نکلنے والی تمام نہروں کی گزرگاہوں کی اصلاح (ری ماڈلنگ) کا کام شروع ہو چکا ہے۔ خیال ہے کہ یہ سارا کام پانچ چھ سال میں مکمل ہوگا۔

ماہرین کے تخمینہ کے مطابق تین لنک نہروں مرالہ راوی لنک۔ بلوکی سلیمانکی لنک اور بمبانوالہ راوی۔ بیدیاں لنک کی وسیع پیمانہ پر ری ماڈلنگ کا خرچ تقریباً سات کروڑ روپے اور ملتان منٹگمری کے اضلاع میں مذکورہ دوسری نہروں کی گزرگاہوں کی اصلاح پر تقریباً ۳ کروڑ روپے خرچ ہوں گے

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۹ رجون - کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۰ اور کم سے کم ۹۰ رہا۔

روس سے مصری ٹریڈ یونینوں کا احتجاج

قاہرہ ۹ رجون - متحدہ عرب جمہوریہ کی مختلف ٹریڈ یونینوں نے اپنے ملک کے خلاف نفرت کی مہم پر روس سے احتجاج کیا ہے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۶۱ء

تبادلہ خیالات کا عظیم اصول

اہل علم حضرات اور دینی مدارس کا بھی یہ قاعدہ ہے کہ طلبہ کو مناظرہ کرنا بھی بطور ایک خاص مضمون کے پڑھایا جاتا ہے۔ اونچی زبان میں اس کا نام علم الکلام رکھا گیا ہے۔ مناظرہ کرنے کا علم جس طریق سے پڑھایا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمانوں میں مناظرہ بازی کی علّت پڑ گئی ہے۔ خلوص دل سے کسی امر پر تبادلہ خیال کرنا اور بات ہے اور یہ بات بڑے بڑے ائمہ میں بھی متحقق ہے کہ بعض مسائل کے سمجھنے کے لئے تبادلہ خیالات کیا جاتا تھا چنانچہ ائمہ اربعہ کی سوانح حیات میں بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے ایسی مجالس قائم کرتے جن میں اختلافی آراء پر بحث و مباحثہ ہوتا مگر بعد میں آہستہ آہستہ مناظرہ بازی ایک فن کی صورت اختیار کر گیا اور اس میں بہت سی قباحتیں پیدا ہو گئیں مناظرہ کرنے والے تحقیق حق کی بجائے اپنے ذہنوں کی تیزی دکھانے لگے۔ اور اس طرح بجائے کسی نتیجہ پر پہنچنے کے مناظرہ اور بحث مباحثہ مزید الجھنیں پیدا کرنے کا باعث بن گئے۔

اسلامی تاریخ میں خاص کر آخری زمانہ میں مناظرہ کا بہت رواج تھا۔ اور مختلف فرقے بڑے جوش و خروش سے بڑے بڑے پنڈال بنا کر مناظرے کرتے چلے آئے ہیں جو لوگ واقعی حق کی تلاش کے لئے ایسا کرتے تھے ان کے لئے تو وجہ جواز ہے لیکن بعض مناظر محض دماغی عیاشی کے لئے ایسا کرتے رہے ہیں۔ اس لئے بعض اوقات اس کا نتیجہ بہت خطرناک نکلتا رہا چنانچہ گذشتہ صدی میں یہ خرابی اس حد تک پہنچ گئی کہ زبانوں کی بجائے اکثر لاٹھیوں کا استعمال کیا جانے لگا۔ تاہم تبادلہ خیال کا صحیح معیار بھی کسی نہ کسی حد تک قائم رہا ہے۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مناظرہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ آپ کس قدر سلیم الطبع واقعہ ہوئے تھے۔ فہو ہذا۔

"۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء کا واقعہ ہے پنجاب میں اہلحدیث فرقہ کی شدید مخالفت تھی۔ جس مسجد کے ملاں کو پتہ لگ جاتا کہ اس میں کسی اہل حدیث (بقول ان کے کسی وہابی) نے نماز پڑھی ہے بعض اوقات اس کا فرش تک اکھڑوا دیتا تھا یا دھلوا دیتا تھا۔ ان ایام میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی سے نئے نئے تحصیل علم کر کے واپس بٹالہ آئے تھے۔ عوام مسلمانوں میں ان کے خلاف شدید جذبات پائے جاتے تھے حضرت اقدسؑ جو کسی کام کے سلسلہ میں بٹالہ تشریف لے گئے تو ایک شخص اصرار کے ساتھ آپ کو تبادلہ خیالات کے لئے مولوی محمد حسین صاحب کے مکان پر لے گیا۔ وہاں ان کے والد صاحب بھی موجود تھے اور سامعین کا ایک ہجوم مباحثہ سننے کے لئے بیتاب تھا۔ آپ مولوی صاحب موصوف کے سامنے بیٹھ گئے اور مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کا دعوےٰ کیا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا۔ میرا دعوےٰ یہ ہے کہ قرآن مجید سب سے مقدم ہے۔ اس کے بعد اقوال رسولؐ کا درجہ ہے اور میرے نزدیک کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مقابل کسی انسان کی بات قابل حجت نہیں ہے حضورؑ نے یہ سُن کر بے ساختہ فرمایا کہ آپ کا یہ اعتقاد معقول اور ناقابل اعتراض ہے لہذا میں آپ کے ساتھ بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ حضورؑ کا یہ فرمانا تھا کہ لوگوں نے دیوانہ وار یہ شور مچا دیا کہ ہار گئے ہار گئے۔ جو شخص آپ کو ساتھ لے گیا تھا وہ بھی سخت طیش سے بھر گیا اور کہنے لگا کہ آپ نے ہمیں ذلیل و رسوا کیا مگر آپ تھے کہ کوہ وقار بنے ہوئے تھے اور آپ کو لوگوں کے شور و شر کی مطلقاً پروا نہ تھی۔ آپ نے چونکہ یہ ترک بحث خالصۃً للہ اختیار کیا تھا۔ اس لئے رات کو اللہ تعالےٰ نے اس پر خاص اظہار خوشنودی کرتے ہوئے الہاماً فرمایا کہ

"خدا تیرے اس فعل سے
راضی ہوا اور وہ تجھے بہت
برکت دے گا یہاں تک کہ
بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے"!

اس کے بعد آپ کو عالم کشف میں وہ بادشاہ بھی دکھائے گئے جو چھ سات سے کم نہ تھے۔ اور گھوڑوں پر سوار تھے حضور علیہ السلام اپنی ایک عربی کتاب میں اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں نے ایک مبشر خواب میں
مخلص مومنوں اور عادل
بادشاہوں کی ایک جماعت
دیکھی جن میں سے بعض اسی
ملک (ہند) کے تھے اور بعض
عرب کے، بعض فارس کے اور
بعض شام کے، بعض روم کے
اور بعض دوسرے بلاد کے تھے
جن کو میں نہیں جانتا۔ اس کے
بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے
بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق
کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں
گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے
اور تیرے لئے دعائیں کریں گے
اور میں تجھے بہت برکتیں دوں گا
یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

یہ ایک نہایت اعلےٰ نمونہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ آپ نے بے شک بعد میں بعض علماء کے ساتھ اسی روح کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا مگر جب آپ نے دیکھا کہ تحقیق حق کی بجائے بعض لوگ اس کو محض تماشا بنانا چاہتے ہیں تو آپ نے مناظرہ کرنے سے بالکل دستکشی فرمالی اور اس کے بعد کبھی مناظرہ نہیں کیا۔ اگرچہ بعض لوگوں نے بعد میں مبارزہ طلبی کی اور آپ نے جب احتراز کیا تو اس کو اپنی فتح کے طور پر اچھالنے کی کوشش کی۔

آپ سے ہم کو یہ سبق ملتا ہے کہ مناظرہ اوّل تو کیا ہی نہ جائے لیکن اگر چارہ نہ رہے تو تحقیق حق کے لئے کیا جائے اور ہار جیت کا خیال نہ رکھا جائے اگر مخالف کوئی صحیح بات کہے تو اس کو فوراً مان لیا جائے اور یہ نہ سوچا جائے کہ لوگ اس سے کیا اثر لیں گے حقیقت یہ ہے کہ آخر میں حق پسندی ہی کی فتح ہوتی ہے تماشائیوں میں بھی ایسی سعید روحیں ہوتی ہیں جو حق پسندی سے ضرور متاثر ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ہماری جماعت حق کی اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقلید میں ہم بھی تحقیق حق کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں +

مولویوں اور پیروں پر ٹیکس

ایک خبر ہے:۔

"لاڑکانہ ۷ر جون۔ لاڑکانہ کی ڈسٹرکٹ کونسل مولویوں اور پیروں پر ٹیکس لگانے کے لئے ایک تجویز پر غور کر رہی ہے میونسپل کمیٹی لاڑکانہ کے وائس چیئرمین نے ڈسٹرکٹ کونسل کے اجلاس میں جو نصیر آباد میں منعقد ہوا تھا ایک قرارداد پیش کی جس میں کہا گیا ہے کہ تمام مولویوں اور پیروں پر ٹیکس لگایا جائے اب یہ تجویز کنٹرولنگ اتھارٹی کی منظوری کی منتظر ہے اس سے قبل ڈسٹرکٹ کونسل نے درج ذیل ٹیکس لگائے ہیں ڈاکٹروں اور زرگروں پر پچیس روپے سالانہ حجاموں اور اشٹام فروشوں پر بارہ روپیہ غیر سند یافتہ ڈاکٹروں پر بیس روپے اور دھوبیوں پر چھ روپے سالانہ۔"

خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولویوں اور پیروں پر اس وجہ سے ٹیکس لگانے کی تجویز ہے کہ ان کو بھی دوسرے پیشہ وروں کی طرح پیشہ ور سمجھ لیا گیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہونا چاہیئے افسوس ہے کہ ہمارے لوگوں نے ایسے مقدس کام کو بھی پیشہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ مولویوں اور پیروں کا کام لوگوں میں اخلاقی بیداری پیدا کرنا ہے اور اس کی دراصل کوئی قیمت نہیں مگر چونکہ ہمارے ہاں ایسے لوگوں کی روزی کا کوئی انتظام نہیں اور وہ صرف مولوی بن کر رہ جاتے ہیں اس لئے یہ لوگ مجبور ہیں کہ بطور نکاح خواں یا بطور نذرانہ اپنے حلقہ کے لوگوں اور مریدوں سے کچھ وصول کریں۔ تاہم ایسی آمدنی کو پیشہ ورانہ آمدنی کی ذیل میں شمار کرنا صحیح نہیں ہے اور ڈسٹرکٹ کونسل کو ان لوگوں پر پیشہ ورانہ ٹیکس نہیں لگانا چاہیئے اگرچہ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات اور پیروں نے ایسے مقدس کام کو ایسا رنگ دے دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل انہیں بھی پیشہ ور اصحاب سمجھنے لگی ہے اس سے ظاہر ہے کہ لوگوں کی نگاہوں میں علم دین کی قدر کس قدر گرا دی گئی ہے۔

دوسرے ممالک میں خاص کر یورپین ممالک اور امریکہ میں مذہبی تعلیم دینے والوں کی بڑی عزت کی جاتی ہے اور اکثر دوکاندار بھی ان کو رعایتی قیمت پر سامان دیتے ہیں۔ اگر ہمارے مولوی اور پیر بھی اپنے کام کو معزز بنانا چاہیں تو وہ بھی بنا سکتے ہیں تاہم ہماری یہ رائے ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کو ایسا اقدام ہرگز نہیں کرنا چاہیئے اس سے تھوڑی بہت علم دین کی جو قدر باقی ہے وہ بھی لوگوں کے دل سے اٹھ جائے گی۔ دوسری طرف اگر یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی قدر ہو تو انکو چاہیئے کہ اپنا کام دنیوی فوائد کے پیش نظر نہ کریں بلکہ خالصۃً للہ کریں اور روزی کمانے کے لئے کوئی ہنر سیکھ لیں یا کوئی [illegible] اور اسلام کی بھی خدمت کریں اور دوسری طرف ان کی [illegible] میں فرق نہیں آئے گا۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ر جنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

۱۸ر جنوری ۱۹۴۷ء کو پھر مجلس مذہب و سائنس کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے نے Punishment کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر ختم ہونے پر چند دوستوں کی طرف سے سوالات کئے گئے جن کے انہوں نے جوابات دیئے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

سزا اور اس کی قسمیں

میں سمجھتا ہوں اگر لیکچرار صاحب

ایک چھوٹی سی بات

سزا کے مسئلہ کے متعلق کہہ دیتے۔ تو وہ سارے سوالات جو اس وقت کئے گئے ہیں۔ خود بخود حل ہو جاتے۔ درحقیقت یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو بیان کرنے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ اس مسئلہ پر اس کی تمام جہات کو مدنظر رکھتے ہوئے روشنی ڈالی جائے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس مسئلہ سے تعلق رکھنے والا کوئی ایک پہلو لے لیا جائے۔ اور اس کے متعلق مفصل بحث کر دی جائے۔ باقی پہلوؤں کو چھوڑ دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں اگر چوہدری محمد علی صاحب پہلے اس لفظ کی تعریف واضح طور پر بیان کر دیتے۔ تو یہ سارے سوالات خود بخود حل ہو جاتے کیونکہ جب ہم

سزا کا لفظ

بولتے ہیں۔ تو اس میں کئی چیزیں شامل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ لفظ متعدد قسموں میں منقسم ہو سکتا ہے۔ مثلاً اس میں یہ بھی شامل ہے کہ خدا کی طرف سے دی ہوئی سزا یہ بھی شامل ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے دی ہوئی سزا یہ بھی شامل ہے کہ سوسائٹی کی طرف سے دی ہوئی سزا یہ بھی شامل ہے۔ استاد کی سزا یہ بھی شامل ہے۔ ماں باپ کی سزا پھر جرائم کی نوعیتوں کے مطابق سزاؤں کے بعض اصول مقرر ہیں۔ جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ اور بعض اوقات سوسائٹی کے لحاظ سے بھی اس میں فرق پڑ جاتا ہے۔ انہوں نے مضمون کا صرف ایک حصہ لیا ہے جس میں

بعض ضمنی باتیں

باتیں بھی آگئی ہیں۔ جو ان کا اصل مقصد نہ تھیں۔ مگر چونکہ وہ ان کے سامنے آگئیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے بیان کر دی ہیں پیر صلاح الدین صاحب نے جو سوال لیکچرار صاحب پر کیا ہے۔ درحقیقت وہ بات اس ضمن میں نہیں آسکتی تھی۔ کیونکہ جن جرائم کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ وہ استاد کی سزا سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ حکومتوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں۔ پھر جو سوال ماسٹر عبدالرحمن صاحب (بی۔اے) نے کیا یہ بھی استاد کی سزا سے متعلق نہیں ہے۔ آگ میں ہاتھ ڈالنے سے ہاتھ کا جل جانا ایک فعل کا طبعی نتیجہ ہے۔ اور یہ سزا سے تعلق نہیں رکھتا۔

سزا کا مطلب

یہ ہے کہ کسی شخص کے جرم کے مطابق اس کو آئندہ جرم سے روکنے کے لئے اور اس کے کئے ہوئے جرم کے لئے سزا دی جائے۔ آگ میں ہاتھ کا جل جانا کوئی سزا نہیں کہلا سکتا۔ یہ تو ایک غلطی کا نتیجہ ہے۔ جو خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے۔ نتیجہ ایک الگ چیز ہے۔ اور سزا الگ۔ اس کو ہم Punishment نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً فرض کرو ایک شخص دریا میں ڈوب جائے۔ تو اس کا ڈوبنا اس کے فعل کا ایک طبعی نتیجہ ہوگا۔ سزا نہیں کہلائیگا اسی قسم کی غلط فہمی کی وجہ سے بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ آدمی اندھا کیوں پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کو کس جرم کی سزا دی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ سزا نہیں بلکہ ایسا خدا کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ اس کے والدین سے کوئی غلطی ہو گئی ہوگی جس کے مطابق وہ اندھا پیدا ہوا۔ پس کسی کا اندھا پیدا ہونا خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق ہے نہ کہ سزا کے طور پر۔

خدا تعالیٰ کا قانون

اسی طرح ہے کہ پانی میں زیادہ کھانڈ ڈالو۔ تو وہ زیادہ میٹھا ہوگا۔ اور اگر کم ڈالوگے تو وہ کم میٹھا ہوگا۔ اس قسم کے نتائج درحقیقت طبعی امور کے مطابق ہوتے ہیں اور سزا وہ ہوتی ہے۔ جو کسی کو مجرم قرار دے کر اس کی بدنیتی کا ثبوت مل جانے پر اس کی اصلاح کے لئے دی جاتی ہے۔ تاکہ آئندہ اسے اس قسم کے جرم کے ارتکاب کی جرأت نہ ہو۔ بعض امور کے طبعی نتائج تو خدا نے اس لئے پیدا کئے ہیں۔ تاکہ لوگ قانون قدرت کے مطابق چلیں۔ ان نتائج کا نام ہم سزا نہیں رکھ سکتے سزا کے ہے جرائم کے لحاظ سے

مختلف نظریے

قائم کئے جا سکتے ہیں۔ بعض شریعت کے لحاظ سے اور بعض سوسائٹی کے لحاظ سے۔ بعض جرائم تو اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جو بخشے جا سکتے ہیں۔ اور بعض جرائم اس قسم کے ہوتے ہیں جو بخشے نہیں جا سکتے۔ پھر بعض جرائم ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی بخشش مستغیث کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جن کی بخشش مجسٹریٹ کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن کی بخشش صرف خدا کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اس لئے طالب علم کو چھوڑ کر باقی مجرموں کے متعلق اس کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ ہاں اگر طالب علم بھی کسی کو قتل کر دے۔ تو اس کا معاملہ بھی اسی ذیل میں آجائے گا۔ بعض لوگوں کو

سزا اس لئے دی جاتی ہے

کہ معاف کر دینے سے ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ جن کی اصلاح بغیر سزا کے معاف کر دینے سے ہو سکتی ہو۔ ان کو معاف بھی کر دیا جاتا ہے گو بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجرم کو معاف کر دینے سے اس کی اصلاح تو ہو سکتی ہے لیکن مدعی مستغیث رضامند نہیں ہوتا ایسی صورت میں اس کو معافی نہیں دی جا سکتی پھر بعض اوقات سزا ایسی بھی ہوتی ہے کہ بظاہر وہ سزا معلوم نہیں ہوتی۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سزا تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے بعد جب مسلمانوں کی کسی قوم سے جنگ ہوئی۔ تو اس وقت بعض مسلمان

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بچوں کو مارنا شرک میں داخل ہے

ایک دفعہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ آپؑ اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوشی والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے۔ تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳ صفحہ ۹)

بھاگ گئے تھے جن میں عکرمہؓ بھی تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کے متعلق حکم دے دیا تھا کہ وہ مدینہ میں نہ آئیں۔ مگر

جنگ احد کے موقعہ پر

جو لوگ بھاگ گئے تھے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کو بھگوڑے مت کہو۔ پس آپؐ نے تو اس وقت یہ رویہ اختیار فرمایا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے الگ رویہ اختیار کیا اور یہ دونوں نظریے مختلف حالات کے ماتحت تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چونکہ کفار پوری طرح منظم نہ تھے۔ اسلئے آپؐ نے بھاگے ہوئے لوگوں کے متعلق فرما دیا کہ ان کو بھگوڑے نہ کہو۔ مگر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں دشمن کے لشکر پوری طرح منظم ہو چکے تھے۔ اور مسلمان اس جنگ کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور ادھر بہت سے لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے۔ اسلئے ایسے حالات میں جب کہ اسلام چاروں طرف سے خطرہ میں گھرا ہوا تھا بھاگنے والوں کا جرم بہت بڑا تھا۔ اسی لئے حضرت ابوبکرؓ نے عکرمہؓ کو سزا دی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کفار اتنے منظم نہ تھے۔ اس وقت تو یہ ہوتا تھا کہ ایک لشکر آ گیا اور اس نے لڑائی شروع کر دی۔ پھر اسی کی جگہ دوسرا آ گیا اور پہلا چلا گیا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں بالکل اسی قسم کی جنگ تھی جیسی جنگیں آج کل ہوتی ہیں کیونکہ لشکر پوری طرح منتظم صورت میں آیا تھا۔ اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے عکرمہؓ جیسے انسان کو بھی جس نے بہت سی قربانیاں کی تھیں سزا دے دی۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھاگے ہوئے لوگوں کے متعلق یہ فرمانا کہ انہیں بھاگے ہوئے نہ کہو اور حضرت ابوبکرؓ کا عکرمہؓ کو سزا دے دینا سیاسیات اور تنظیمی حالات کے

ماتحت تھا

پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ سزا کے ساتھ ہی اس کا ازالہ بھی کر دیا جاتا ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سالانہ کوائف

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن)

(۲)

پراکٹوریل سسٹم

کالج میں پراکٹوریل نظام قائم ہے جس کے سپرد ہوسٹل کے باہر رہنے والے طلباء کی نگرانی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پراکٹوریل نظام کے ماتحت مندرجہ ذیل امور سرانجام دئے گئے۔

۱۔ ہوسٹل سے باہر رہنے والے طلباء کو اجازت نامے جاری کئے گئے اور اس بات کی نگرانی کی گئی کہ کوئی طالب علم بغیر اجازت باہر رہائش نہ رکھے۔

۲۔ اس امر کی نگرانی کی گئی کہ طلباء اپنے اوقات اور مطالعہ شبینہ میں کوتاہی نہ کریں۔

۳۔ کالج یونیفارم سے متعلقہ قواعد کی پابندی کروائی گئی

۴۔ اس امر کی نگرانی کی گئی کہ طلباء پبلک جگہوں پر تمباکو نوشی نہ کریں۔

۵۔ نگرانی کی گئی کہ طلباء نظم و ضبط سے متعلقہ امور کی پابندی کریں۔

۶۔ ہر محلہ میں پراکٹوریل مانیٹر مقرر ہوئے جو کالج پراکٹرز کے زیر ہدایت طلباء کی نگرانی کرتے رہے پروفیسر بشارت الرحمن ایم اے چیف پراکٹر اور مکرم حمید اللہ پراکٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔

المنار

کالج کا علمی اور ادبی رسالہ "المنار" اپنی سابقہ روایات کے ساتھ دوران سال جاری رہا۔ حصہ اردو کے نگران چوہدری محمد شریف خالد ایم۔ اے اور حصہ انگریزی کے نگران مرزا خورشید احمد ایم اے ہیں۔ طلباء میں سے حصہ اردو کے مدیر کلیم اللہ خان اور حصہ انگریزی کے سید الیاس بشیر ہیں۔ مکرم نصیر احمد خان۔ صوفی بشارت احمد اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے رشحات قلم المنار کے لئے باعث زینت بنتے رہے۔ لطف الرحمن محمود کے طنزیہ اور مزاحیہ مضامین بھی المنار میں شائع ہوتے رہے۔ مرزا الیاس، اسعید بٹ۔ طارق سعید۔ مودود احمد خان۔ قریشی اعجاز الحق۔ جعفر مسلوی، زرتشت منیر احمد اور انور شاہ کی نگارشات قابل ذکر ہیں۔ ادارہ المنار ان سب احباب کا ممنون ہے جو اس کی بہبود میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔

علمی و ادبی مشاغل

کالج میں نصابی تعلیم و تدریس کے علاوہ علمی اور تحقیقی گہما گہمی حسب معمول جاری رہی کالج کی مختلف علمی اور ادبی سوسائٹیاں باقاعدگی سے سرگرم کار رہیں۔ باہر سے ماہرین بھی آئے اور اساتذہ کالج نے بھی کالج کی زندگی میں اس اہم پہلو کی طرف اپنی توجہ اور دلچسپی کو برقرار رکھا۔ دراصل کالج کی زندگی کا یہ وہ حصہ ہے جس میں طلباء کی تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔ اور وہ ایک کتابی مشین سے ایک جیتے جاگتے فعال کردار کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ اسکی وجہ سے جہاں باہر سے اچھے قلمکار۔ عالم۔ مقرر اور محقق بلوائے گئے۔ وہاں طلباء بھی باقاعدگی سے اپنی اپنی سوسائٹیوں میں تحقیقی مقالے پیش کرتے رہے۔ مختلف سوسائٹیوں کی مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

مجلس عمومی

مجلس عمومی ہمارے کالج کی سب سے بڑی مجلس ہے۔ اس کے صدر پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد ایم۔ ایس۔ سی (علیگ) پی۔ ایچ۔ ڈی (لنڈن) ہیں۔ سال رواں کے لئے حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

نائب صدر نعیم احمد طاہر سال چہارم
سیکرٹری امول احمد شیخ سال سوم

مجلس نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھا۔ حسب سابق ہفتہ وار اجلاس کے علاوہ کئی اجلاس دوسرے دنوں میں شام کو بھی منعقد کئے گئے۔ جن میں طلباء و اہالیان ربوہ نہایت ذوق و شوق سے شامل ہوتے رہے۔ چنانچہ امسال اس مجلس کے زیر اہتمام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے "طلباء کیسے ترقی کر سکتے ہیں" کے موضوع پر، خان عبدالسلی خان پرنسپل گورنمنٹ کالج سرگودھا نے "طلباء کی ذمہ داریوں" کے عنوان پر ڈاکٹر ای۔ ٹی۔ جے روز E.T.J. Rose نحقل Nath al کیمرج یونیورسٹی نے "اسلامی آئین" Islamic Constitution پر مر ہیری میلول Sir Harry Melville سابق پروفیسر برمنگھم یونیورسٹی نے

ترے بیمار کو تیری دعا ہی راس ہے ساقی

زمانے کو جس آبِ زندگی کی پیاس ہے ساقی
سنا ہے خضر سے میں نے وہ تیرے پاس ہے ساقی

خدا کی رحمتوں کے جس نے پھر کھولے ہیں دروازے
محمد مصطفےٰ خیرِ جمیع الناس ہے ساقی

درخشاں ہے مرا دامن غبارِ کوئے جاناں سے
کہ ہر اک ذرہ اس کا ریزۂ الماس ہے ساقی

سہارا ہے مجھے لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کا
پلائے جا کہ جب تک سانس تب تک آس ہے ساقی

طبیبوں کی دوا تنویر کو کب راس آتی ہے
ترے بیمار کو تیری دوا ہی راس ہے ساقی

کے زیرِ عنوان Ion Exchange
اور سید جواد علی شاہ مبلغ اسلام امریکہ نے
Islam in America
کے موضوع پر طلباء سے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں ایک انگریزی مباحثہ بعنوان The East should follow The west منعقد ہوا۔ جس میں ربوہ کے دیگر تعلیمی اداروں کے مقررین نے بھی حصہ لیا۔ اس میں سید مشہود احمد اور محمود احمد کوئٹہ اوّل اور جعفر مسلومی دوم رہے۔ ایک اور مباحثہ بعنوان "قومی ترقی افراد کی نہیں نظریات کی رہین منت ہے" منعقد ہوا۔ اس میں بھی مقامی اداروں کے نمائندہ مقررین نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں قریشی عبدالرشید اوّل منور احمد دوم اور عبدالباسط خادم سوم رہے۔

ایک اور مباحثہ بطرز برطانوی دارالعوام منعقد ہوا جس کا عنوان تھا کہ "عورت کا وجود دنیا کے لئے وبال جان ہے" اس میں قریشی عبدالرشید نے اوّل منور احمد منی نے دوم اور محمد افضل مبشر نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح ایک انگریزی مباحثہ بطرز برطانوی دارالعوام منعقد ہوا۔ جس کا عنوان تھا

For the Economic independence of Pakistan the farm is more important than The factory.

اس میں محمد افضل بشر اوّل۔ عبدالسلام دوم اور نور محمد چانڈیا سوم رہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ہمارے مقررین نے مختلف کالجوں کے مباحثوں میں شرکت کی اور متعدد انعامات حاصل کئے۔

۱۔ چنانچہ گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد کے آل پاکستان انٹر کالجیٹ انگریزی مباحثہ میں جعفر مسلومی اوّل اور محمود کوئٹہ دوم رہے اور انفرادی انعامات کے علاوہ ٹرافی بھی حاصل کی

۲۔ گورنمنٹ کالج جہلم کے آل پاکستان انٹر کالجیٹ اردو مباحثہ میں عطاء المجیب اوّل اور نصیر الحق خان چہارم رہے۔ اور انفرادی انعامات کے علاوہ ٹرافی بھی حاصل کی۔

۳۔ گورنمنٹ کالج کوئٹہ کے سالانہ انگریزی مباحثہ میں جعفر مسلومی نے اوّل انعام حاصل کیا۔ اور بہترین مقرر قرار پائے۔

۴۔ گورنمنٹ کالج منٹگمری کے سالانہ انگریزی مباحثہ میں سید مشہود احمد نے خاص انعام حاصل کیا

۵۔ ایس ای کالج بہاولپور کے سالانہ اردو مباحثہ میں قریشی عبدالرشید نے خاص انعام حاصل کیا۔

۶۔ گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازی خاں کے سالانہ انگریزی مباحثہ میں نور محمد چانڈیا نے سوم انعام حاصل کیا۔

امسال ہمارے سالانہ آل پاکستان انٹر کالجیٹ انگریزی و اردو مباحثے اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ ۸ اور ۹ فروری ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوئے۔ پاکستان کے متعدد کالجوں کے نمائندوں نے اس میں شرکت کی۔ انگریزی اور اردو دونوں مباحثوں میں ٹرافی اس سال گورنمنٹ کالج لاہور نے جیتی۔ ان مقابلوں میں ہمارا کالج انعامات کی غرض سے شامل نہ تھا۔

کالج کے سالانہ تقریری مقابلے ۴ مارچ ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوئے۔ محمود کوئٹہ اور عطاء المجیب راشد سال رواں کے انگریزی اور اردو کے علی الترتیب بہترین مقرر قرار پائے۔

بزمِ اردو

طلباء میں ادبی ذوق پیدا کرنے کے لئے بزم اردو سال رواں کے دوران شیخ محبوب عالم خالد ایم اے کی سرپرستی میں سرگرم عمل رہی۔ ایک مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ جس میں کلیم عثمانی، طفیل ہوشیار پوری، انظر امروہی، شرقی بن شائق، قتیل شفائی اور ثاقب زیروی شریک ہوئے۔ مقامی شعراء میں سے پروفیسر نصیر احمد خان اور پروفیسر چوہدری محمد علی ایم اے نے حصہ لیا۔

اس کے علاوہ ایک بین الکلیاتی (Inter collegiate) انعامی مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ جس میں آٹھ کالجوں کے طلباء شریک ہوئے۔ ٹرافی اسلامیہ کالج لائلپور نے حاصل کی۔

پاکستان کے مایۂ ناز ادیب مولانا صلاح الدین احمد نے "اردو کا رسم الخط" کے موضوع پر ڈاکٹر وزیر آغا ایم اے پی ایچ ڈی نے "بطرس کی مزاح نگاری" اور مکرم ناصر احمد خاں ایم اے نے "جدید اردو شاعری" کے موضوع پر دلچسپ مقالے پڑھے۔ علاوہ ازیں پانچ طلباء نے ادبی مقالے پڑھے۔

عبدالرشید قریشی سال چہارم بزم اردو کے صدر رہے۔

سائنس سوسائٹی

مجلس سائنس کے صدر مکرم حبیب اختر خاں ایم ایس سی تھے۔ اس مجلس کے زیر اہتمام چار اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں پانچ طلباء نے سائنسی موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر کریم قریشی ایم ۔ ایس

(۴) سی ۔ پی ۔ ایچ ڈی یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل ٹیکنالوجی نے Role of a chemical Engineer اور مکرم خان نصیر احمد خان ایم ایس سی نے Atomic Energy کے موضوع پر مفید لیکچر دئیے۔ مجلس کے زیر اہتمام طلباء ایٹمی نمائش دیکھنے کے لئے لاہور گئے۔

مجلس عربی

مجلس عربی کے زیر اہتمام پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم اے نے "خیالات اور ان کی حقیقت" اور "تلاوت قرآن مجید" کے موضوع پر طلباء سے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی تلاوت کا ایک انعامی مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں کالج کے طلباء نے حصہ لیا۔

مزید براں طلباء نے مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے سنائے۔ جن میں قریشی اعجاز الحق، مرزا رفیق احمد، حمید قریشی۔ اشرف خان اور عبدالرشید شامل ہیں

پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم اے مجلس عربی کے سرپرست اور حمید قریشی صدر رہے۔ (باقی)

ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ میں

مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب

ربوہ ۸ رجون۔ کل تیسرے پہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی طرف سے دو مبلغین اسلام یعنی مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب اور مکرم اقبال احمد صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ یہ ہر دو مبلغین عنقریب بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ اسلام بجالانے کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔

اس تقریب کا آغاز جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مکرم سید داؤد احمد صاحب کی زیرِ صدارت تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جو کہ جامعہ کے ایک طالب علم نثار احمد صاحب نے کی بعد ازاں سیکرٹری ہوسٹل مکرم محمد کریم الدین صاحب حیدرآبادی نے ہر دو مبلغین کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں ان کی اس خوش بختی کا ذکر کرتے ہوئے کہ انہیں تبلیغ اسلام ایسے مقدس فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ ان کے لئے اس دعا اور تمنا کا اظہار کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ سپاسنامہ کے جواب میں ہر دو مبلغین کرام نے تقاریر کیں۔ اور طلباء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں قیمتی نصائح فرمائیں۔ بعد ازاں محترم صاحب صدر نے دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

دعائے مغفرت و شکریہ احباب

خاکسار کی والدہ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم آف ننگل باغباناں متصل قادیان حال چک ۹۶ ج ب صریح تحصیل جڑانوالہ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۶۷ء کو وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ہمارے گاؤں کے احمدی اور غیر از جماعت دوستوں نے ہمارے ساتھ پورے طور پر ہمدردی کا اظہار کیا اور سب نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

اہل ربوہ نے بھی ہمارے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ ہمارے ساتھ کافی دوست گاؤں سے آئے ہوئے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگرخانہ اور ان کے نائبین خان عبداللطیف خانصاحب اور خواجہ عبدالحمید صاحب نے لنگرخانہ میں سب کے کھانے اور رہائش کا انتظام کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار اپنے دونوں چچا چوہدری عبدالکریم صاحب اور چوہدری محمد طفیل صاحب ایم اے گورنمنٹ کالج سرگودھا اور اپنے بھائیوں کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالسلام معرفت کے سنز انڈسٹریز منگھو پیر روڈ کراچی)

ضروری تصحیح

مؤرخہ ۹ جون ۱۹۶۷ء کے الفضل میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سالانہ کوائف بابت سال ۱۹۶۷-۶۶ء کی پہلی قسط شائع ہوئی ہے اس کے تعارفی نوٹ میں جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے انعقاد کی تاریخ غلطی سے ۵ جون ۱۹۶۷ء شائع ہوگئی ہے جلسہ مؤرخہ ۴ جون ۱۹۶۷ء بروز اتوار منعقد ہوا تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

نتیجہ امتحان پیشگوئی مصلح موعود

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ

پیشگوئی مصلح موعود کا امتحان ۲۰ فروری کو لیا گیا۔ کل ۱۵۱ لڑکیاں شامل ہوئیں جن میں سے ۱۱۶ لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ ذیل میں درج ہے۔ اول ثریا جبیں کراچی اور دوم ... اے طاہرہ سیالکوٹ ... خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ
صادقہ قمر فرسٹ ایئر	۷۴/۱۰۰
صادقہ رمضان تھرڈ ایئر	۶۳
حمیدہ عبد المومن خان	۳۲
امۃ الرفیق فرسٹ ایئر	۵۴
مجیبہ ؍؍	۳۴
رشیدہ تھرڈ ایئر	۴۷
نسیم اختر ؍؍	۶۳
نزہت شاہدہ فرسٹ ایئر	۵۲
طاہرہ صدیقہ ؍؍	۳۳
فہمیدہ جامعہ نصرت	۴۸
شوکت آرا فرسٹ ایئر	۵۱
امۃ الحمید جامعہ نصرت ربوہ	۶۲
نعیمہ روحی سیکنڈ ایئر	۴۸
امۃ الشفیع فرسٹ ایئر	۴۸
شمس النساء صدیقی ؍؍	۵۵
امۃ الباسط سیکنڈ ایئر	۵۵
فائزہ فردوس	۴۷
امۃ الواحد	۵۰
عائشہ آمنہ	۵۹
فرخندہ فرسٹ ایئر	۴۵
عائشہ ؍؍	۳۸
طاہرہ نسیم ؍؍	۴۰
امۃ الوہاب ؍؍	۵۱
انیسہ جامعہ نصرت	۵۹

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ
امۃ السمیع دہم بی	۴۵
امۃ الحکیم دہم اے	۳۵
محمودہ صلاح الدین دہم بی	۵۶
امۃ الوحید دہم اے	۵۲
مبارکہ صدیقہ ؍؍	۴۲
سعیدہ چوہدری دہم بی	۳۸
زبیدہ خانم علی ؍؍	۴۹
لئیقہ فردوس ؍؍	۴۹
آمنہ ؍؍	۳۴
ساجدہ بشریٰ ؍؍	۵۰
مہتاب انور ؍؍	۳۲
امۃ الرشید بیگم محمد سعید دہم اے	۳۸
فیروزہ فائزہ نہم بی	۳۳
ممتاز رشیدہ ؍؍	۴۷
خالدہ شمیم ؍؍	۴۵

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ
ثریا دہم بی	۳۳
امۃ القدوس دہم بی	۳۵
حمیدہ ثمینہ ؍؍ ؍؍	۵۵
رفیقہ گوہر ؍؍ ؍؍	۵۰
مبارکہ خانم ؍؍ ؍؍	۴۰
امۃ الوحید فضل الٰہی نہم بی	۴۴
تنویر قدسیہ ؍؍ ؍؍	۴۶
امۃ الرؤف ؍؍ ؍؍	۳۳
شکیلہ اختر ؍؍ ؍؍	۴۲
نسیم محمودہ ؍؍ ؍؍	۵۷
رشیدہ قریشی ؍؍ ؍؍	۴۲
امۃ الرفیق دہم اے	۳۳
نصیرہ قریشی نہم اے	۵۳
عزیزہ راشدہ نہم بی	۳۳
انیسہ تسنیم ؍؍ ؍؍	۴۲
نعیمہ بشریٰ نہم بی	۳۶
صالحہ صدیقہ ؍؍	۴۰
امۃ الحفیظ بشارت احمد ؍؍	۳۹
مبارکہ سلطانہ	۴۵
امۃ الحلیم دہم بی	۴۵
نعیمہ صدیق نہم اے	۴۰
نفیسہ طلعت	۴۱
امۃ الجمیل دہم بی	۳۷
صادقہ صدیقہ ؍؍ ؍؍	۶۳
بشریٰ سیال ہشتم اے	۳۵
امۃ الحمید باجوہ نہم بی	۳۹
امۃ اللطیف دہم اے	۳۵
طاہرہ امۃ الشکور	۴۷
امۃ الرحمٰن ربوہ	۳۳
منور سلطانہ دارالنصر شرقی	۵۱

لجنہ اماء اللہ احمد نگر

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ
امۃ الرشید محمد طفیل	۵۲
مبارکہ جان	۴۶
امۃ الحمید	۵۲
قمر النساء	۵۲

لجنہ اماء اللہ کراچی

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ
امۃ السمیع رول نمبر ۲	۴۵
شوکت گوہر ؍؍ ۲	۶۵
ثریا جبیں ؍؍ ۳	۸۳ اول
سلمیٰ آفتاب ؍؍ ۴	۶۴

(باقی صفحہ ۷ پر)

ایک مخلص احمدی خاتون کی وفات

مورخہ ۱۴ مئی بروز اتوار جماعت احمدیہ بنی سررودڈ کی ایک مخلص احمدی خاتون سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد اسماعیل صاحب کنری ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں پابند صوم و صلوٰۃ اور مخلص احمدی تھیں۔ ۱۹۵۶ء سے مقامی لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تھیں اور اس عہدہ سے متعلق تمام ذمہ داریوں کو باحسن طریق سرانجام دے رہی تھیں۔

بنی سررودڈ کی بیشتر لڑکیوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں اور اس میں بہت خوشی محسوس کرتی تھیں۔ مالی حالت کمزور رہتی تھی۔ اس کے باوجود حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف شدہ بیشتر کتب خرید کر پڑھتی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بچے چھوڑے ہیں۔ ان میں سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ سب سے بڑی لڑکی کی عمر صرف آٹھ سال ہے اور سب سے چھوٹے لڑکے کی عمر ۱½ سال ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کی خود حفاظت کرے اور خود ان کی پرورش کے سامان کرے آمین ثم آمین۔

جماعت احمدیہ کنری کے دوستوں نے اس موقعہ پر ہر طرح کی امداد کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع حیدرآباد ایک میٹنگ کے سلسلہ میں اتفاقاً اس دن کنری تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہیں جب علم ہوا تو وہ بھی ہسپتال تشریف لے گئے اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ مرحومہ کی وفات سے جماعت احمدیہ بنی سررودڈ میں ایک خلاء پیدا ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو خود اپنے فضل سے پُر کرے۔ آمین

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین ثم آمین — نیز احباب جماعت اپنی اپنی جگہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اُن سب احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اظہار ہمدردی کیا۔

(خاکسار ایم غلام رسول بھٹی صدر جماعت احمدیہ بنی سررودڈ ضلع تھرپارکر)

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید سال ۲۷/۱۷ء

لغایت ۳۱ ہجرت/مئی ۱۹۶۱ء

حسب ذیل گوشوارہ پیش خدمت کرتے ہوئے امراء ضلع و حلقہ جات سے استدعا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات کی وصولی کو جلد از جلد سو فیصدی تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	وعدہ جات	وصولی فیصدی	نمبر شمار	نام جماعت	وعدہ جات	وصولی فیصدی
۱	ضلع بہاولپور	۸۶۵/-	۵۵%	۱۴	ضلع لاہور	۳۸۶۵۰/-	۵۹%
۲	؍؍ بہاولنگر	۳۴۴۶/-	۴۶%	۱۵	؍؍ لائلپور	۲۰۹۴۷/-	۵۸%
۳	؍؍ جہلم	۲۳۴/۵۰ پیسے	۵۱%	۱۶	؍؍ منٹگمری	۱۲۰۹۶/-	۵۶%
۴	؍؍ جھنگ	۵۶۵۰/-	۳۶%	۱۷	؍؍ ملتان	۱۲۶۰۹/-	۲۶%
۵	؍؍ ڈیرہ غازیخان	۱۶۸۹/-	۳۱%	۱۸	؍؍ مظفرگڑھ	۱۳۴۳/-	۲۲%
۶	؍؍ رحیم یارخان	۱۸۵۷/-	۶۶%	۱۹	؍؍ میانوالی	۴۳۸/-	۸۵%
۷	؍؍ راولپنڈی	۱۷۳۳/-	۱۹%	۲۰	؍؍ آزاد کشمیر	۱۴۹۲/-	۳۶%
۸	؍؍ سرگودھا	۲۱۵۰۰/-	۴۷%	۲۱	؍؍ حیدرآباد ڈویژن	۱۸۶۰۵/-	۵۱%
۹	؍؍ سیالکوٹ	۲۲۶۸۳/-	۴۳%	۲۲	؍؍ خیرپور ؍؍	۱۱۹۱۶/-	۴۲%
۱۰	؍؍ شیخوپورہ	۱۴۳۲۱/-	۳۱%	۲۳	سابق سرحد	۱۴۸۳۶/-	۵۰%
۱۱	؍؍ کیمبلپور	۴۸۱۶/-	۵۶%	۲۴	کوئٹہ ڈویژن	۹۳۹۱/-	۵۹%
۱۲	؍؍ گوجرانوالہ	۱۱۳۱۴/-	۴۵%	۲۵	کراچی	۷۸۲۴۳/-	۴۵%
۱۳	؍؍ گجرات	۹۸۵۳/-	۷۱%	۲۶	مشرقی پاکستان	۱۶۱۵۵/-	۷۱%

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۶۰۸۲:- میں خواجہ ناصر احمد ولد خواجہ عبدالصمد صاحب مرحوم قوم بٹ کشمیری پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۷۱ ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں منقولہ و غیر منقولہ نیز آمد ماہوار اس وقت مبلغ ساٹھ روپیہ بذریعہ تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اسکا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف خواجہ محمد احمد بقلم خود ۳۱/۳/۷۱۔
العبد:- خواجہ ناصر احمد ولد خواجہ عبدالصمد صاحب مرحوم۔ گواہ شد:- خواجہ محمد احمد ولد خواجہ نانک دین مرحوم۔
گواہ شد:- خاکسار عطا محمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔ گواہ شد:- خواجہ محمد طفیل ولد میاں نانک دین مکان غلہ منڈی جڑانوالہ ۳/۳/۷۱

نمبر ۱۶۰۸۳:- میں صدیق احمد ولد شہزادہ خان قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن غلام محمد آباد ڈاکخانہ غلام محمد آباد ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
خاکسار کو ایک قطعہ سفید زمین پلاٹ ۹۲/۵ واقعہ غلام محمد آباد چوک شیرانوالہ لائلپور جس کا رقبہ ۲۵×۳۹ ہے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے برائے مہاجرین مفت ملا ہے۔ ابھی تک گورنمنٹ کی طرف سے مستقل طور پر مالکانہ کلیہ اختیارات نہیں ہیں۔ اور نہ ہی ہم اسکو فروخت کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا پلاٹ ۹۲/۵ میں خاکسار نے ایک کمرہ ۱۲×۱۴ بنایا ہوا ہے۔ جس میں عاجز خود رہائش پذیر ہے۔ اس کے علاوہ کمترین کے پاس کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ملازمت پر ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے۔ میری تنخواہ ملازمت مبلغ -/۷۵ روپے ماہوار ہے۔ خاکسار فی الحال اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہے۔
نوٹ:- کمرہ کے ملبہ کی قیمت مبلغ پانچ صد روپے ہے۔ لہٰذا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز بوقت وفات اسکے علاوہ اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ آمدنی کی کمی و بیشی کی صورت میں میں اطلاع دیتا رہوں گا۔
العبد:- صدیق احمد ولد شہزادہ خان ساکن غلام محمد آباد لائل پور چوک شیرانوالہ مکان ۹۲/۵
گواہ شد:- خورشید احمد خان غلام محمد آباد وصیت ۲۳۷۵۲ مکان ۹۸/۲ لائل پور
گواہ شد:- احقر فضل الدین تنکلوی عفی عنہ وصیت ۲۵۳۰۰ غلام محمد آباد شاہی چوک احمر محلہ دار الفضل مکان ۵/۱۳۵ شہر لائل پور

نمبر ۱۶۰۸۴:- میں چوہدری محمد لطیف ولد چوہدری بہاول خان قوم جٹ کانواں پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۵۷ء ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اراضی بارانی ۷ ایکڑ قیمتی	-/۶۰۰۰
ایک مکان سکونتی	-/۲۰۰۰
نقد	-/۱۸۰۰
کل	-/۹۸۰۰ روپے

لیکن میرا گزارہ جائیداد پر ہی نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے جو اس وقت -/۱۸۱ روپے ماہوار مع مہنگائی الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔
العبد چوہدری محمد لطیف ولد چوہدری بہاول خان صاحب ساکن گھٹیالیاں
گواہ شد: خورشید احمد ولد غلام حسن ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: شیخ غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

نتیجہ امتحان پیشگوئی مصلح موعود

(بقیہ صفحہ ۶)

مبارکہ مسعود دوالمیال	۱۰۰/۵۱
مریم صدیقہ ″ ۶	۴۵
آنسہ بشریٰ ″ ۷	۵۰
شاہدہ ″ ۸	۶۰
کلثوم بیگم رحمانی ″ ۹	۵۴
انور سلطانہ ″ ۱۱	۴۷
بیگم خورشید ″ ۱۲	۴۹

لجنہ اماء اللہ پشاور

ایس۔ ایس اختر	۵۰
رشیدہ نسیم سعید	۶۱
حمیدہ بیگم اہلیہ مرزا عبداللہ جان	۳۵
امۃ السلام مقصود احمد	۲۵
امۃ الشافی پشاور چھاؤنی	۳۹
سکینہ آفتاب	۳۲
سعیدہ رضیہ شفیع	۴۲

لجنہ اماء اللہ بہاول نگر

امۃ المجید	۵۰
شمس النساء	۳۶
خدیجہ بیگم	۶۰
بشریٰ نعیمہ	۴۷

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

امۃ المالک	۷۰
رقیہ زرینہ	۶۰
سیدہ زبیدہ مقبول	۴۰
منیرہ نور	۴۷

لجنہ اماء اللہ لائلپور

شاہدہ سعید	۵۱
نصرت رحمٰن	۴۹
امۃ العزیز	۳۶
حمیدہ	۴۵
سلمیٰ	۴۶

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

ام کلثوم بیگم	۳۳
اے آر طاہرہ	۸۱ دوم
اے ایچ قریشی	۴۳
رضیہ سیٹھی	۶۹
نسیم حیات	۶۰
نصرت جہاں غلام حسین ڈسکہ	

کوٹ سلطان

زینب بی بی زوجہ رائے محمد خان	۳۳

گوجرانوالہ

بشریٰ	۶۰ دوم

(۴)

انور سلطانہ بنت گلاب دین	۵۸
اے آر	۵۹
شمیم اختر بنت عبداللطیف	۴۵

لجنہ اماء اللہ لاہور

سیدہ خالدہ خانم دختر سید رحمت علی شاہ صاحب باٹا پور	۳۴
رقیہ نظیر اشو حلقہ سول لائنز لاہور	۵۸

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں!
(منیجر الفضل)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے ترمیم شدہ شیڈول کی بنیاد پر فیصد شرح کے سربمہر ٹنڈر مقررہ فارم پر جو ایک روپیہ فی فارم کی ادائیگی پر ۲۲ رجون ۱۹۶۱ء کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک اسی دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ زیر دستخطی درج بالا تاریخ کے ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسرِ عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام	تخمیناً لاگت بشمول ٹنڈر کی شرح فیصد	زرِ ضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگی	تکمیل کی مدت
۱۔	ٹائپ پلین ایف - ۱۹ - آر اسٹیمیٹ نمبر ۱۳ بابت ۱۹۶۰-۶۱ء کے مطابق لیول کراسنگ نمبر ۱۴۶ کے قریب اوکاڑہ ریلوے سٹیشن پر چہار دیواری کی تعمیر۔	-/۲۰،۰۰۰ روپے	-/۵۰۰ روپے	چار ماہ

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی فہرست میں موجود نہیں ہیں۔ انہیں اپنی مالی حیثیت اور تجربہ کے بارے میں سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر ۲۲ رجون ۱۹۶۱ء سے پہلے اپنے نام رجسٹر کروا لینے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ پلین اور اسٹیمیٹ زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی کام کے دن دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں۔ ٹھیکیداروں کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ زرِ ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۲۲ رجون ۱۹۶۱ء سے پہلے جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں تحریر کریں کسر والے نرخ مسترد کر دئے جاتے ہیں۔ ٹنڈر دہندوں کو چاہیئے کہ وہ کام کی اصل نوعیت کی بابت اپنی تسلی کے لئے جگہ کا معائنہ ٹنڈر دینے سے قبل ہی کر لیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

ضروری اعلان

احباب الاٹمنٹ کے بعد عید کے لئے جا کر واپس نہیں لوٹے، جو آبادکاری کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اگر فوراً وہ کام پر حاضر نہ ہوئے تو ان کی الاٹمنٹ کے منسوخ ہونے کا اندیشہ ہے۔

خاکسار مرزا اعظم بیگ

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

لیبر اور میٹریل سمیت مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۱۹ رجون ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۸ء) کے مطابق ہوں۔

کام	لاگت کا تخمینہ	زرِ بیعانہ	میعاد تکمیل
زون ورکس ۱۹۶۱-۶۲ء I راولپنڈی سب ڈویژن (الف) راولپنڈی خاص سٹیشن کی جانب کی رہائشی عمارت بشمول چک لالہ (ب) راولپنڈی خاص سٹیشن کی جانب کی دفتری عمارت اور دیگر ورکس بشمول گولڑہ۔ (ج) راولپنڈی خاص ویسٹ رنج کی جانب رہائشی عمارات۔ (د) راولپنڈی خاص ویسٹ رینج کی جانب کی دفتری عمارت اور دیگر زون ورکس۔ (ہ) گولڑہ (خارج) تا بسال (شامل) II نوشہرہ سب ڈویژن (الف) ٹیکسلا (خارج) تا کیمبل پور (شامل) (ب) بسال (خارج) تا کیمبل پور (خارج) تا نوشہرہ (خارج) (ج) نوشہرہ (شامل) تا درگئی (شامل) اور مردان تا چارسدہ (شامل)	-/۹،۰۰۰ روپے فی زون	-/۲،۰۰۰ روپے فی زون	۳ ۱/۲ ماہ

۲۔ ٹنڈر جو مخصوص فارم پر ہونے چاہئیں، اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسرِ عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے تمام ٹھیکیدار جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے پہلے رجسٹر کروالیں۔

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات جو ٹنڈر فارم، ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد وضوابط (حصہ ا اور ب) ہدایات برائے ٹنڈر اور سپیسی فیکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی ناقابل واپسی قیمت پانچ روپے دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹھیکہ کی خصوصی قواعد پر ٹنڈر دہندہ کو دستخط ثبت کرنے ہوں گے۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں!

۵۔ زرِ بیعانہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہو جانا چاہیئے۔ بغیر اس کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے۔ اور کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ ٹنڈر شیڈول کے مطابق الگ الگ ریٹ پیش کئے جائیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی۔ ڈبلیو۔ آر، راولپنڈی